باب 1: عالمی اور ملکی کلّی مالی ماحول

کووڈ 19 کی وجہ سے 2020ء کے دوران تاریخی نقصانات کا سامنا کرنے کے بعد عالمی معیشت میں تیز لیکن قدرے غیر یقینی بحالی ہوئی ۔ معاون پالیسی اقدامات وبائی مرض کے منفی اثرات کو محدود کرنے میں بڑی حد تک موثر رہے اور ان سے 2021ء میں معاشی بحالی میں بھرپور مدد ملی ۔ وبا کی بنا پر طلب رکی ہوئی تھی اور رسدی زنجیر میں تعطل پڑ گیا تھا ، چنانچہ ان دونوں رکاوٹوں کے دور ہونے سے ، اشیا کی قیمتوں میں تیزی سے اضافہ ہوا ، کچھ اجناس کی قیمتیں وبا سے پہلے کی سطح سے بھی تجاوز کر گئیں ۔ یہ بات ترقی یافتہ اور ابھرتی ہوئی دونوں معیشتوں میں مہنگائی کے دباؤ سے ظاہر ہوتی ہے ۔ عالمی سطح پر ، مالیاتی اور زری پالیسی مدد جو 2020ء میں متعارف کرائی گئی تھی ، 2021ء کے دوران بھی جاری رہی ، اگرچہ زیر جائزہ عرصے کے دوران کچھ یکجائی ، خاص طور پر مالیاتی اقدامات میں دیکھی گئی ۔ تاہم ، ترقی یافتہ اور ابھرتی ہوئی منڈیوں میں مالیاتی تعاون کے تناظر میں سرکاری قرضوں کی پہلے سے بلند سطح مزید نئی بلندیوں پر پہنچ گئی ۔ مہنگائی کے مسلسل دباؤ ، محدود مالیاتی گنجائش اور جغرافیائی و سیاسی حرکیات کی بنا پر زری پالیسی کا حال میں معمول پر آنا مزید ہنگامی اقدامات کے لیے چیلنجوں کا باعث بن سکتا ہے اور پالیسی کو کووڈ سے پہلے کی سطح پر جلد معمول پر لا سکتا ہے ۔

پاکستان میں وبا کے دوران معیشت کو سہارا دینے کے لیے بروقت اور موثر پالیسی اقدامات سے ملکی معیشت میں مضبوط بحالی ممکن ہوئی جو مالی سال 21ء کے دوران جی ڈی پی میں 5.7 فیصد نمو سے ظاہر ہے ۔ عام طور پر اشیا سازی اور خاص طور پر بڑے پیمانے کی اشیا سازی کو کم شرح سود کے ماحول ، ری فنانس اسکیموں کی موجودگی اور حکومت کی طرف سے اقتصادی پیکیج کے باعث نجی شعبے کے قرضے کی مضبوط نمو سے فائدہ ہوا ۔ مالیاتی استحکام نے کووڈ سے متعلقہ اخراجات اور قرض واپسی میں اضافے کے باوجود بجٹ خسارے میں جی ڈی پی کا تناسب گھٹانے میں مدد دی ۔بینکوں کی ادائیگی قرض کی صلاحیت اور نفع یابی مستحکم رہی ۔ تاہم ، مہنگائی غیر مستحکم اور بلند رہی ، جس کی بنیادی وجہ رسدی پہلو کے عوامل تھے ۔ کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ 2021ء کی دوسری ششماہی میں بڑھا جس کا اظہار شرح مبادلہ اورزرِ مبادلہ کے ذخائر پر دباؤ سے بھی ہوا ۔ بیرونی کھاتوں کے دباؤ اور بڑھتی ہوئی مہنگائی کے جواب میں اسٹیٹ بینک نے مختلف زری اور کلّی معاشی پالیسی اقدامات کیے ۔ آگے چل کر سیاسی استحکام کی صورت حال اور اجناس کی عالمی قیمتیں مستقبل قریب میں ملکی معاشی کارکردگی متعین کرنے کے کلیدی عناصر ہوں گے ۔

عالمی پیش رفت

سال بھر وبا کی مختلف لہریں آنے کے باوجود 2021ء میں عالمی معیشت بحالی کی راہ پر مضبوطی سے گامزن رہی۔ صَرف اور سرمایہ کاری میں بحالی کے ساتھ ساتھ اقتصادی سرگرمیوں میں نمایاں اضافہ ہوا۔ آئی ایم ایف نے 2021ء کے لیے تازہ ترین تخمینوں میں عالمی نمو 6.1 فیصد رکھی ہے جبکہ 2020ء میں 3.1 فیصد سکڑاؤ آیا تھا (**جدول 1.1**)۔

تاہم، چند عوامل عالمی معیشت کی بحالی کے لیے خدشات پیدا کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر کووڈ۔19 کی نئی اقسام جیسے ڈیلٹا اور اومیکرون نے کئی ممالک میں ترقی کے امکانات کو متاثر کیا، رسد کی عالمی زنجیر میں رکاوٹوں نے اشیا سازی کو منفی طور پر متاثر کیا، اور اجناس کی قیمتیں بڑھنے اور اجرت میں اضافے نے پیداواری لاگت میں اضافہ کیا۔ مجموعی طور پر، عالمی ترقی کے لیے خطرات 2020ء کے مقابلے میں منفی پہلو پر رہے۔

عالمی اقتصادی بحالی کو 2021ء کے دوران جن چیزوں سے مدد ملی ان میں نئی ویکسین کی تیاری / بڑے پیمانے پر ویکسینیشن، پالیسی تعاون کا تسلسل اور تجارتی حجم میں مسلسل اضافہ شامل ہے جبکہ عالمی طلب بھی بڑھی (**چارٹ 1.1**)۔

چارٹ 1.1: عالمی اقتصادی نمو کی شرحیں

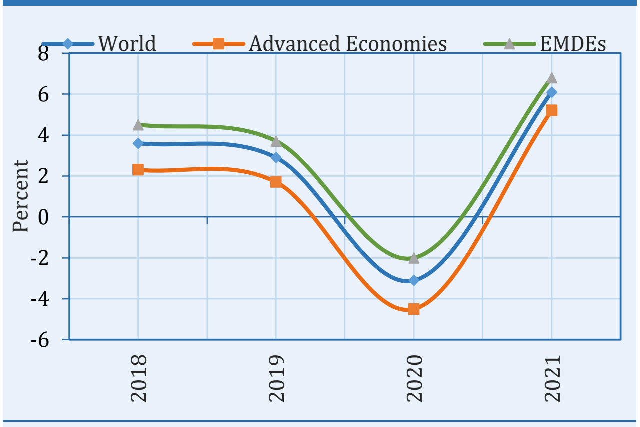

Source: IMF

--- عالمی طلب کی مستحکم بحالی سے معاشی بحالی کو سہارا ملا ---

کووڈ19 کی وجہ سے 2020ء میں جو کساد بازاری آئی تھی عالمی طلب تیزی سے اس سے نکلی ہے۔ 2020ء کی وبا کے دوران کیے جانے والے معاون پالیسی اقدامات کے اثرات نے 2021ء کے دوران اشیا اور خدمات کی عالمی طلب بحال کرنے میں اہم کردار ادا کیا جبکہ کاروباری اداروں اور لوگوں کی نقل و حرکت پر پابندیاں نرم ہونے کے بعد رکی ہوئی طلب (pent-up demand) کی بنا پر اور اضافی بچت کے اثرات سے (خاص طور پر ترقی یافتہ معیشتوں میں) بڑی معیشتوں میں اقتصادی سرگرمیوں میں مضبوط بحالی آئی۔ دورانِ سال عالمی تجارت مستحکم کارکردگی کے ساتھ بہتر ہوئی، جیسا کہ دسمبر 2021ء میں اشیا اور خدمات کی تجارت کے اب تک کے سب سے زیادہ حجم سے ظاہر ہوتا ہے (**چارٹ 1.2**)۔

چارٹ 1.2: بلند تعداد کے عالمی اقتصادی اظہاریے

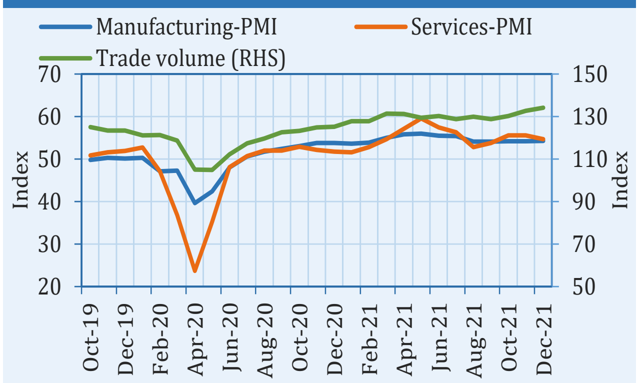

Note: PMI= Purchasing Managers Index
Source: Bloomberg and CPB Netherlands Bureau of Economic Policy Analysis

--- بعض ترقی پذیر ملکوں کی بحالی میں تشویش کا اہم سبب ویکسین ملنے میں عدم مساوات ہے ---

ویکسین تک رسائی ترقی یافتہ معیشتوں اور ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں میں یکساں نہیں ہے چنانچہ اس عدم مساوات نے کم آمدن ممالک میں معاشی سرگرمیوں کو زیادہ شدت سے روک کر ان کی اقتصادی بحالی کو سست کیا۔[7] ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں میں ویکسین تک نسبتاً کم رسائی کے علاوہ 2021ء میں وائرس کے نئی شکلوں میں دوبارہ آنے سے مشکلات مزید بڑھ گئیں (**چارٹ 1.3**)۔[8]

جدول 1.1: عالمی معیشت: جی ڈی پی کی حقیقی نمو (فیصد)

	2019ء	2020ء	2021ء	2022ء*	2023ء*
دنیا	2.9	(3.1)	6.1	3.6	3.6
ترقی یافتہ ممالک	1.7	(4.5)	5.2	3.3	2.4
ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتیں	3.7	(2.0)	6.8	3.8	4.4
ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتیں-ایشیا	5.3	(0.8)	7.3	5.4	5.6
امریکہ	2.3	(3.4)	5.7	3.7	2.3
یورو کا علاقہ	1.6	(6.4)	5.3	2.8	2.3
برطانیہ	1.7	(9.3)	7.4	3.7	1.2
جاپان	(0.2)	(4.5)	1.6	2.4	2.3
چین	6.0	2.2	8.1	4.4	5.1
ترکی	0.9	1.8	11.0	2.7	3.3
بھارت	3.7	(6.6)	8.9	8.2	6.9
روس	2.2	(2.7)	4.7	(8.5)	(2.3)
سعودی عرب	0.3	(4.1)	3.2	7.6	3.6
عرب امارات	3.4	(6.1)	2.3	4.2	3.8
پاکستان	3.1	(1.0)	5.7	4.0	4.2

* پیش گوئی

ماخذ: آئی ایم ایف کی عالمی اقتصادی جائزے کی رپورٹ، اپریل 2022ء

چارٹ 1.3: ویکسین یافتہ آبادی کا تناسب

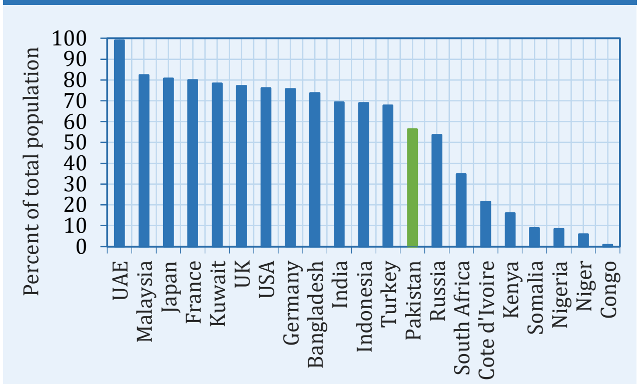

Source: Our World in Data

خلیج کے ملکوں میں معاشی بحالی نسبتاً بہتر رہی ---

تقویمی سال 2021ء کے دوران مشرقِ وسطیٰ اور شمالی افریقہ کے خطے میں خلیج تعاون کونسل (جی سی سی) کے ملکوں میں معاشی بحالی خاص طور پر نمایاں رہی ہے۔[9] جی سی سی ممالک میں معاشی ترقی کی مضبوط بحالی کو جن چیزوں نے مدد دی ان میں عالمی طلب میں بحالی، تیل کی قیمتوں میں اضافہ،[10] ویکسی نیشن کی بلند شرح اور سفری پابندیوں میں نرمی

[7] ورلڈ اکنامک آؤٹ لک-اکتوبر 2021ء

[8] 2021ء کی چوتھی سہ ماہی تک کم آمدن ملکوں میں صورتِ حال یہ تھی کہ 96 فیصد آبادی کو ویکسین نہیں لگی تھی جبکہ ترقی یافتہ ملکوں میں مکمل طور پر ویکسین شدہ آبادی 60 فیصد تھی۔

[9] مشرقِ وسطیٰ، شمالی افریقہ، افغانستان اور پاکستان

[10] خام تیل کی سالانہ اوسط قیمت 2020ء کے مقابلے میں 2021ء میں 66.2 فیصد بلند رہی۔

خصوصاً اہم ہیں۔ سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات جیسی تیل پر مبنی معیشتوں میں بحالی پاکستان جیسے ملکوں کے لیے نعمت ثابت ہوئی جن کی لیبر فورس ان ممالک میں کام کرتی ہے، اور ان کے جاری کھاتوں کو ترسیلات زر سے اہم مدد ملتی ہے (**جدول 1.2**)۔[11]

جدول 1.2: خلیج تعاون کونسل (جی سی سی) کی میکرواکنامک کارکردگی

	2018ء	2019ء	2020ء	2021ء*
حقیقی جی ڈی پی (سالانہ شرح نمو)	2.0	1.0	(4.8)	2.5
جاری کھاتے کا توازن (فیصد جی ڈی پی)	8.6	5.8	(0.4)	6.0
مالیاتی توازن (فیصد جی ڈی پی)	(1.5)	(1.5)	(8.8)	(1.8)
تیل کے نرخ (امریکی ڈالر فی بیرل)**	68.5	61.5	41.6	69.1
مہنگائی (سالانہ اوسط، فیصد)	2.2	(1.5)	1.2	2.8

* آئی ایم ایف کی پیش گوئی

** برطانوی برینٹ، دبئی فتح اور مغربی ٹیکساس انٹرمیڈیٹ کی خام تیل کی قیمتوں کا اوسط

ماخذ: علاقائی اقتصادیات پر آئی ایم ایف کا جائزہ، مشرقِ وسطیٰ اور وسط ایشیا، اکتوبر 2021ء اور عالمی بینک

ترقی یافتہ اور ابھرتے ہوئے ملکوں میں صارفین کے لیے قیمتوں میں اضافہ ہوا۔۔۔

عالمی معیشت کی مضبوط بحالی اور اس کے نتیجے میں اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافے سے 2021ء کے دوران دنیا بھر میں مہنگائی کا دباؤ بڑھا جبکہ 2020ء میں یہ کم سطح پر دیکھا گیا تھا۔ تاہم، سال کے آخری حصے میں یہ اضافہ نسبتاً تیز تھا (**چارٹ 1.4**)، کیونکہ ایک طرف سپلائی چین میں خلل پڑ رہا تھا اور دوسری طرف مجموعی عالمی طلب میں اضافہ اور خام مال کی کمی تھی جس نے اجناس کی عالمی قیمتوں پر زیادہ بوجھ ڈالنا شروع کر دیا۔

چارٹ 1.4: ترقی یافتہ اور ابھرتی ہوئی معیشتوں میں بڑھتی ہوئی مہنگائی

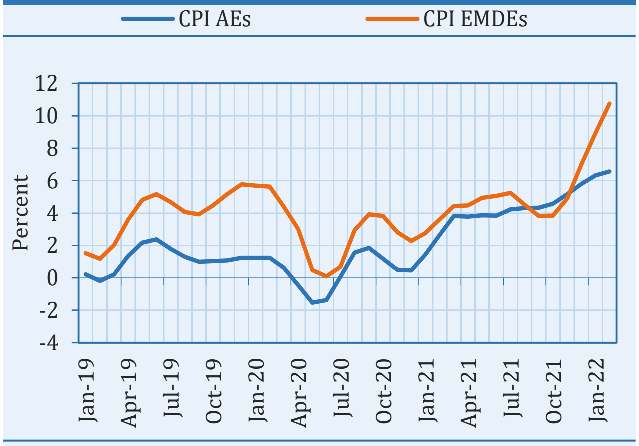

Source: IMF

طلب میں اضافے اور سپلائی چین میں رکاوٹوں سے اجناس کی قیمتیں بڑھ گئیں۔۔۔

درحقیقت، اجناس کی عالمی قیمتوں میں پہلے ہی بڑھنے کا رجحان تھا، یہ سلسلہ جون 20ء میں معیشتوں کے دوبارہ کھلنے کے نتیجے میں شروع ہوا تھا اور سپلائی چین کے عالمی مسائل بھی اسی درمیان سامنے آئے تھے۔ چنانچہ ان رکاوٹوں کے مزید پھیلنے کی وجہ سے 2021ء میں یہ رجحان مزید تیز ہو گیا (**چارٹ 1.5**)۔

چارٹ 1.5: اجناس کی عالمی قیمتیں

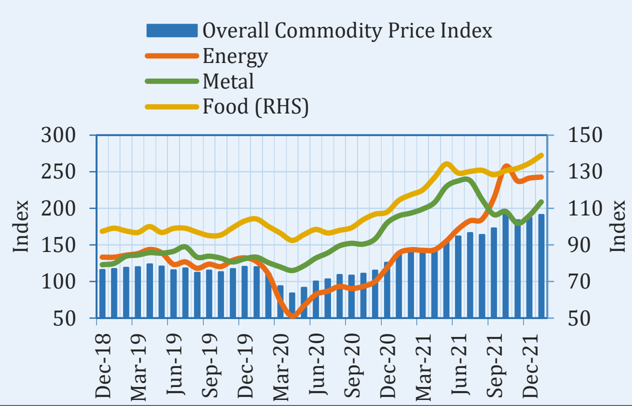

Source: IMF

غذائی اشیا کی قیمتیں بڑھانے کے معاملے میں طلب و رسد میں شدید خلل کے علاوہ موسمی حالات نے بھی اہم کردار ادا کیا۔ مثال کے طور پر قازقستان اور روس میں خراب موسم کی وجہ سے گندم کی قیمتوں میں 2021ء کے دوران اضافے کا رجحان جاری رہا۔[12] اس کے علاوہ دیگر اشیائے خورونوش جیسے مکئی، سویابین، پام آئل اور چینی کی قیمتوں میں بھی پورے 2021ء کے دوران اضافہ ہوتا رہا۔

بیشتر معیشتوں میں زری پالیسی موقف عام طور پر نرم رہا۔۔۔

تاہم، قیمتوں کے دباؤ کے باوجود مرکزی بینکوں نے عام طور پر محتاط نقطہ نظر اپنایا اور معاشی بحالی کے لیے تعاون جاری رکھنے کی غرض سے 2021ء میں پالیسی ریٹ کو برقرار رکھا۔ اس کی ایک بڑی وجہ یہ تھی کہ ابتدائی طور پر سرکردہ مرکزی بینکوں نے اجناس کی قیمتوں میں اضافے کو عارضی نوعیت کا سمجھا۔

ماسوائے برطانیہ کے، دیگر بڑے ترقی یافتہ ملکوں کے مرکزی بینکوں نے 2021ء کے دوران پالیسی موقف میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔[13] فیڈرل ریزرو نے اپنی شرح کو 0.125

[11] ورلڈ اکنامک آؤٹ لک– مشرقِ وسطیٰ اور وسط ایشیا– اکتوبر 2021ء

[12] باکس 3.1: اجناس کی عالمی قیمتوں میں تیزی سے اضافے کے محرکات: اجناس کی قلت اور رسد کی رکاوٹیں۔ پاکستانی معیشت کی کیفیت پر اسٹیٹ بینک کی پہلی سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 22ء۔

[13] دسمبر 2021ء میں بینک آف انگلینڈ نے اپنا بینک ریٹ 0.15 فیصدی درجے بڑھا کر 0.25 فیصد کر دیا۔

فیصد پر برقرار رکھا، جسے آخری بار مارچ 2020ء میں تبدیل کیا گیا تھا۔ اسی طرح یورپی مرکزی بینک (ای سی بی) نے بھی نرم زری پالیسی جاری رکھی اور کلیدی شرحوں میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔[14]

دوسری طرف، ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں میں سے برازیل، روس اور جنوبی افریقہ کے مرکزی بینکوں کو مہنگائی کے ابھرتے ہوئے دباؤ کے مقابلے کے لیے کچھ سختی کرنی پڑی، جبکہ چین اور بھارت نے 2021ء کے دوران پالیسی ریٹ بڑی حد تک جوں کا توں رکھا۔

دراصل 2020ء میں آنے والی وبا پر دنیا بھر کے مرکزی بینکوں نے پالیسی ردعمل دیتے ہوئے بلند سطح کے غیر معمولی پن کا مظاہرہ کیا تھا۔ 2021ء کے دوران معاشی بحالی اور مہنگائی کے دباؤ میں اضافے کا منظر نامہ عمومی طور پر بہتر تھا چنانچہ مرکزی بینک کے پالیسی ردعمل کی بنیاد یہ تھی کہ اسے بتدریج معمول پر لایا جائے۔ اس کے علاوہ 2021ء کے آخر میں اومیکرون ویرینٹ سے ابھرتے ہوئے معاشی خدشات ایک بڑا چیلنج بن گئے **(چارٹ 1.6)**۔ 2022ء کے آغاز میں جب وبا کی شدت کم ہوئی تھی اور مہنگائی کا دباؤ گہرائی میں پیوست معلوم ہو رہا تھا تو ترقی یافتہ معیشتوں کے مرکزی بینکوں نے پالیسی موقف واپس تبدیل کرنا شروع کیا اور اب وہ رفتہ رفتہ کلیدی شرحوں میں اضافہ کر رہے ہیں، جبکہ فیڈرل ریزرو نے 2022ء میں شرح سود میں مزید اضافے کا اشارہ دیا ہے۔[15]

تاہم مالیاتی موقف نے 2021ء میں کچھ سختی دکھائی۔۔۔

دنیا بھر کے مالیاتی حکام نے 2020ء کے دوران کووڈ 19 کے اثرات کو کم کرنے کے حوالے سے توسیعی زری پالیسی کے ساتھ ساتھ زبردست معاون پالیسیاں اختیار کیں تاہم، 2021ء میں ترقی یافتہ ملکوں اور ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں دونوں میں مالیاتی موقف کچھ سخت ہوا۔ ترقی یافتہ ملکوں نے، جن کے پاس نسبتاً زائد مالی گنجائش تھی، کسی حد تک اپنی مالیاتی مدد رفتہ رفتہ واپس لے لی، لیکن مؤخر الذکر ملکوں میں سختی نسبتاً تیز تھی کیونکہ ان کے پاس محدود مالیاتی گنجائش اور صلاحیت ہے **(چارٹ 1.7)**۔

2020ء کے دوران فراہم کردہ غیر معمولی پالیسی تعاون نے پہلے سے بلند سرکاری قرضوں کو نئی بلندیوں پر پہنچا دیا۔ 2021ء میں معاشی بحالی کے باوجود کووڈ 19 کی لہروں کے دوبارہ ابھرنے سے قرضوں کی بلند سطح برقرار رہی جو بصورت دیگر سکڑ سکتی تھی **(چارٹ 1.8)**۔ سرکاری قرضوں کی مستحکم بلند سطح خاص طور پر ابھرتی ہوئی معیشتوں اور ترقی پذیر ملکوں کے لیے باعث تشویش ہے، جس سے مالی گنجائش محدود ہوگئی ہے۔

چارٹ 1.6: عالمی وبا پر زری پالیسی کا جوابی اقدام

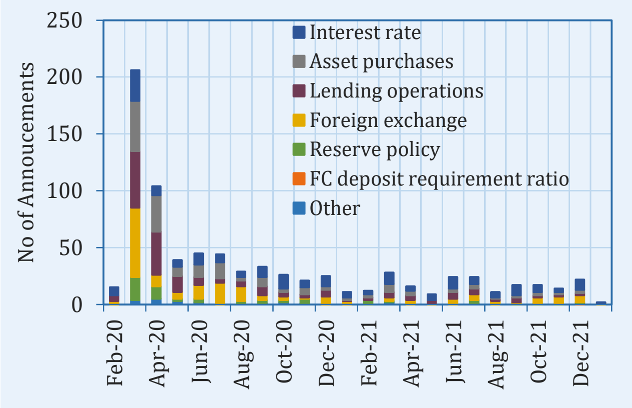

Source: Bank for International Settlements(BIS)

مزید برآں ترقی یافتہ ملکوں میں مہنگائی کے مستقل دباؤ سے نمٹنے اور اثاثوں کی قیمتوں کے پھیلاؤ سے بچنے کے لیے زری پالیسی متوقع طور پر معمول پر لائی جائے گی جس کے پیشِ نظر ابھرتی ہوئی معیشتوں اور ترقی پذیر ملکوں کے لیے بیرونی قرضوں کی ادائیگی کے اخراجات بڑھ سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ اجناس کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتیں ابھرتی ہوئی معیشتوں اور ترقی پذیر ملکوں کے لیے چیلنجوں میں اضافہ کر سکتی ہیں۔

چارٹ 1.7: ابھرتی ہوئی معیشتوں اور ترقی یافتہ ملکوں میں بنیادی توازن

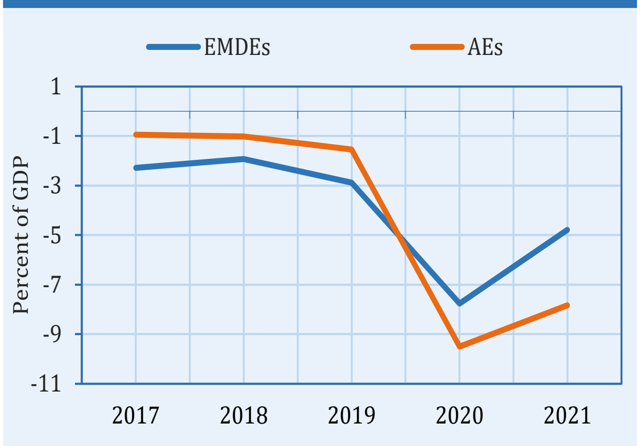

Source: IMF-Haver Ana;ytics

[14] ای سی بی نے اپنے ڈپازٹ ریٹس 2019ء ہی کی سطح پر رکھے یعنی 0.5 فیصد۔

[15] فیڈرل ریزرو نے مارچ 2022ء میں اپنا ریٹ 0.25 فیصد بڑھاتے ہوئے مزید اضافے کا زور دار اشارہ دیا چنانچہ ریٹ 2022ء کے آخر تک 1.9 فیصد ہوگیا۔

چارٹ 1.8: ترقی یافتہ ملکوں اور ابھرتی ہوئی معیشتوں میں مجموعی سرکاری قرضہ

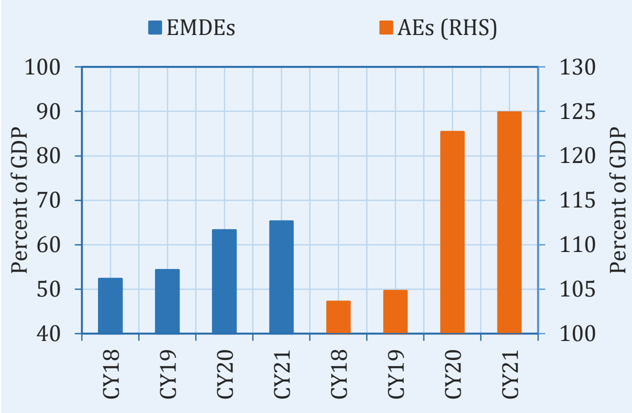

Source: IMF

2021ء کے دوران مالی منڈیاں نسبتاً پُرسکون رہیں حالانکہ سال کے آخر میں سرمایہ کاروں کا اعتماد کم ہوا ---

مالی منڈیوں میں 2021ء کے بیشتر عرصے کے دوران جوش و خروش دیکھا گیا کیونکہ معیشتیں دوبارہ کھل گئی تھیں، پالیسی کی معاونت کے اقدامات ہوئے تھے اور دنیا بھر میں مختلف ویکسینوں کی آمد ہوئی تھی۔ تاہم کووڈ کی ڈیلٹا جیسی نئی اقسام کے ابھرنے پر اتار چڑھاؤ کے مختصر ادوار دیکھے گئے۔ مزید بر آں، جیسے جیسے مہنگائی کا دباؤ زیادہ مستحکم ہوتا گیا، مارکیٹ کے شرکا نے زری پالیسی موقف میں بتدریج معکوسیت کی توقع کی۔ نتیجتاً ترقی یافتہ ملکوں کی ایکویٹی مارکیٹوں میں 2021ء کے آخری حصے میں کچھ بہتری دیکھی گئی جبکہ ابھرتی ہوئی معیشتوں اور ترقی پذیر ملکوں میں 2021ء کے آغاز ہی سے ایکویٹی مارکیٹیں بتدریج گراوٹ کا رجحان دیکھ رہی تھیں **(چارٹ 1.9 الف)**۔

مالی حالات 2021ء کے بیشتر عرصے کے دوران ساز گار رہے اور میکرو پیمانے کی پیش رفت کے مطابق رہے **(چارٹ 1.9 ب)**۔ تاہم مہنگائی کا دباؤ ابھرنے سے یہ توقعات پیدا ہوئیں کہ کلیدی شرح سود معکوس (reversal) ہو جائے گی۔

بڑی معیشتوں (امریکہ، برطانیہ جرمنی، اور فرانس) میں سرکاری بانڈز پر 10 سالہ یافت 2021ء کی پہلی ششماہی میں (بہتر نمو کے امکانات کی وجہ سے) اضافہ ریکارڈ کرنے کے بعد 2021ء کی تیسری سہ ماہی میں گرنا شروع ہوئی جس کا سبب ڈیلٹا ویریئنٹ کے بارے میں سرمایہ کاروں کے خدشات تھے۔ چوتھی سہ ماہی کے اوائل میں یافت دوبارہ بڑھنا شروع ہوئی لیکن کووڈ 19 کی نئی لہر (اومیکرون) کے ابھرنے سے کچھ اعتدال میں آیا۔ اگرچہ 10 سالہ بانڈز پر یافت میں 2021ء کے اختتام تک اضافہ ہوا لیکن ماسوائے فرانس کے، دیگر معیشتوں (امریکہ، برطانیہ اور جرمنی) کی یافت وبا سے پہلے کی سطح (جنوری 2021ء) **(چارٹ 1.10)** سے کم رہی۔

اگرچہ کووڈ-19 کی اومیکرون قسم کا خطرہ کم ہو چکا ہے، تاہم مستقبل میں عالمی نمو کے امکانات بڑی حد تک جن چیزوں پر منحصر ہیں ان میں اجناس کی بین الاقوامی قیمتیں اور مہنگائی کا دباؤ، سپلائی چین کی حرکیات، اور یوکرین اور روس کے درمیان جغرافیائی سیاسی تناؤ کی حرکیات شامل ہیں۔ یہ دونوں ممالک گندم، تیل اور گیس وغیرہ جیسی اہم اجناس کے بڑے سپلائرز ہیں۔ موجودہ کشیدگی یوروایریا کے مختلف ممالک کو ایندھن کی فراہمی پر اثرات ڈال سکتی ہے اور عالمی بحالی کی رفتار پر منفی اثر پڑ سکتا ہے۔ مزید بر آں، 2022ء کے آغاز پر اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافے کا رجحان بر قرار ہے اور اس میں کمی کے واضح امکانات نہیں ہیں۔ نتیجتاً، مستقبل میں مالی منڈیوں میں سرمایہ کاروں کے احساسات کے لیے اہم خدشات کا تعلق عالمی اقتصادی سرگرمیوں میں تبدیلیوں اور مہنگائی کے رجحانات سے ہو گا۔

مقامی تبدیلیاں

کووڈ 19 اور اس کے بعد بھی اٹھنے والی لہروں کی بنا پر مالی سال 20ء میں تاریخ کی پست ترین نمو ہوئی ---

ملکی معیشت 2020ء اور 2021ء کے دوران کووڈ 19 کی متعدد لہروں سے متاثر ہوتی رہی۔ وبا کی روک تھام کے لیے لاک ڈاؤن اور دیگر اقدامات کی وجہ سے خدمات اور صنعتی

چارٹ 1.9 الف: ترقی یافتہ ملکوں اور ابھرتی ہوئی معیشتوں میں ایکویٹی کی قیمتیں

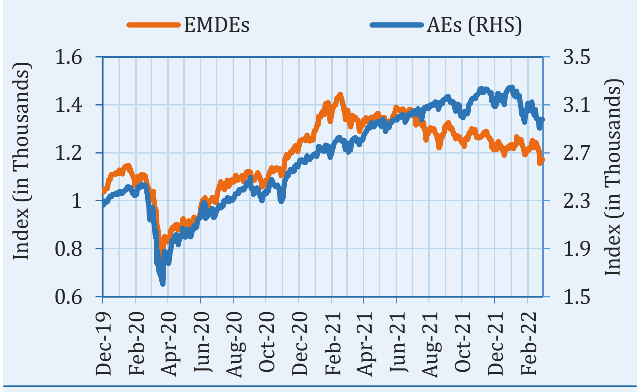

Source: Bloomberg

چارٹ 1.9 ب: مالی صورتِ حال کا اشاریہ

Source: US Federal Reserve

چارٹ 1.10: دس سالہ سرکاری بانڈ کی یافت

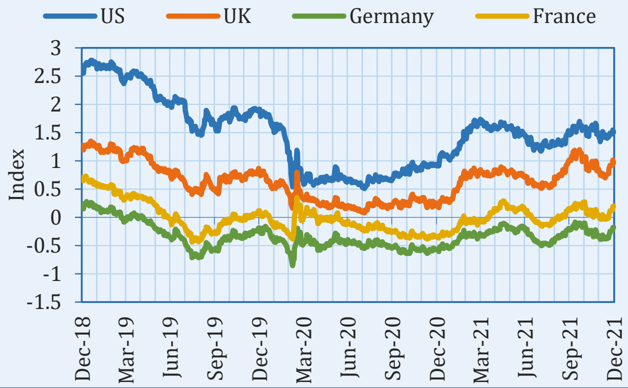

Source: Bloomberg

سرگرمیوں میں نقصانات ہوئے، جس سے مالی سال 20ء میں معیشت 0.9 فیصد سکڑاؤ کی طرف چلی گئی (**چارٹ 1.12، جدول 1.3**)۔ پاکستان نے وبا کے ابتدائی مرحلے میں وائرس کا پھیلاؤ روکنے کے لیے سخت لاک ڈاؤن لگایا تاہم، 2020ء کی دوسری سہ ماہی کے بعد اگرچہ سخت ترین پابندیوں میں رفتہ رفتہ نرمی کر لی گئی تاہم اسمارٹ لاک ڈاؤن اور عوامی اجتماعات پر جزوی پابندیاں 2021ء کے آخر تک جاری رہیں۔

--- تاہم بر ہدف اور بروقت اقدامات نے وبا کو کامیابی سے روکا اور اقتصادی بحالی کی معاونت کی ---

وبا پر قابو پانے میں ویکسی نیشن، اسمارٹ لاک ڈاؤن اور روابط میں کمی (contact tracing) جیسی مرکوز کوششیں کامیاب ثابت ہوئیں، جیسا کہ ٹیکے لگانے کی شرح (**چارٹ 1.11**) بڑھنے اور اموات کی شرح میں کمی سے ظاہر ہوتا ہے۔

وبا پر قابو پانے کی کوششوں کے علاوہ حکومت نے 15 ملین سے زائد انتہائی غریب خاندانوں کی "احساس" ایمرجنسی کیش پروگرام سے مالی مدد کی۔[16] حکومت نے اقتصادی محرک پیکیج (ای ایس پی) کے ذریعے اشیاسازی، برآمدات اور زراعت کے شعبوں کی بحالی میں معاونت کے لیے بر ہدف مراعات دیں جن کا حجم جی ڈی پی کا تقریباً دو فیصد تھا۔

کووڈ کی وجہ سے پیدا ہونے والے معاشی اثرات کو محدود کرنے اور مالی استحکام کے تحفظ کے لیے اسٹیٹ بینک نے حکومت کے ساتھ مل کر بر ہدف اور بروقت اقدامات کیے۔ ان اقدامات میں زری پالیسی کی شرح میں 625 بی پی ایس کی (**چارٹ 1.15**)، برطرفیوں کو روکنے کے لیے ری فنانس اسکیموں (روزگار اسکیم) کا آغاز، صحت کے شعبے کی مدد (کووڈ کا مقابلہ کرنے کے لیے ری فنانس سہولت) اور اقتصادی ری فنانس کی عارضی سہولت (ٹی ای آر ایف) کے ذریعے طویل مدتی سرمایہ کاری کو فروغ دینا شامل ہے۔[17] قرض گیروں کی مدد، اور لاک ڈاؤن سے پیدا ہونے والی مشکلات سے مالی شعبے کو بچانے کے لیے اسٹیٹ

چارٹ 1.11: کووڈ-19 ویکسینیشن اور اموات

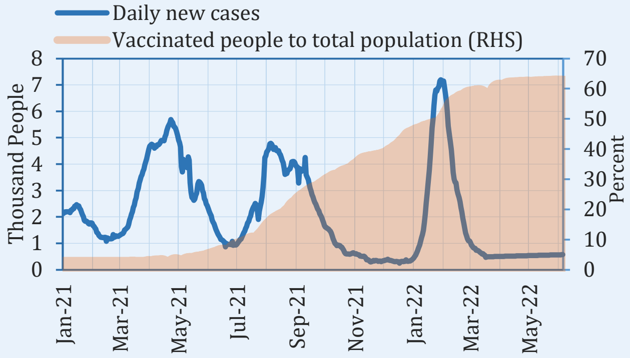

Source: Ministry of National Health Services and National Institute of Population Studies

بینک نے بینکوں کو قرضوں کی اصل رقم مؤخر کرنے اور قرضوں کی تنظیمِ نو کرنے کو کہا۔ اسٹیٹ بینک کے ریلیف اقدامات مجموعی طور پر جی ڈی پی کا تقریباً پانچ فیصد تھے۔

--- جس سے مالی سال 21ء میں معاشی سرگرمیوں میں زبردست بحالی آئی ---

بروقت اور بر ہدف پالیسی اقدامات سے نہ صرف تیز رفتار گراوٹ کو روکنے میں مدد ملی بلکہ ان سے مالی سال 21ء میں معاشی سرگرمیوں میں مضبوط بحالی آئی جبکہ جی ڈی پی کی شرح نمو میں 5.7 فیصد بحالی آئی۔ مزید برآں، مالی سال 19ء اور مالی سال 20ء کے مقابلے میں مالی سال 21ء کی نمو کے نتائج اس لحاظ سے قابل ذکر تھے کہ یہ وسیع البنیاد تھے اور تینوں شعبے بلحاظ تناسب ان میں شریک تھے (**چارٹ 1.12، جدول 1.3**)۔

چارٹ 1.12: جی ڈی پی کی نمو اور اس میں شعبوں کا حصہ

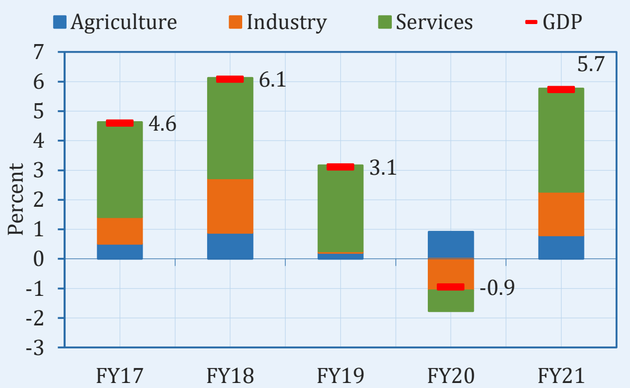

Source: PBS

اشیا سازی میں بحالی اور زراعت میں لچک نے خدمات میں بہتری کی راہ ہموار کی ---

مالی سال 21ء کے دوران بڑے اور چھوٹے پیمانے پر اشیاسازی کے شعبوں میں بالترتیب 11.4 فیصد اور 9.0 فیصد اضافہ ہوا۔ اشیاسازی خاص طور پر بڑے پیمانے کی اشیاسازی کو

[16] پی اے ایس ایس – "احساس" ایمرجنسی کیش پروگرام۔ 19 اپریل 2022ء کو دیکھا گیا۔

[17] اسٹیٹ بینک کے کووڈ کے عرصے میں قرضے: آر ایف سی سی اور ٹی ای آر ایف

جدول 1.3: پاکستان کے اہم اقتصادی اظہاریے*

	2017ء	2018ء	2019ء	2020ء	2021ء
حقیقی شعبہ			(فیصد)		
جی ڈی پی کی حقیقی نمو (مالی سال)	4.6	6.1	3.1	(0.9)	5.7
صنعتی شعبے کی نمو (مالی سال)	4.6	9.2	0.2	(5.8)	7.8
زرعی شعبے کی نمو (مالی سال)	2.2	3.9	0.9	3.9	3.5
خدمات کے شعبے کی نمو (مالی سال)	5.6	6.0	5.0	(1.2)	6.0
بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو (سال بسال اوسط)	7.1	2.2	3.1	(10.9)	18.4
مہنگائی (سال بسال اوسط)	5.0	5.3	9.4	9.5	9.5
بیرونی شعبہ			(ارب امریکی ڈالر)		
اسٹیٹ بینک کے ذخائر (آخر مدت)	14.1	7.2	11.3	13.4	17.7
جاری کھاتے کا توازن	-16.3	-18.8	-7.1	-0.7	-12.3
برآمدات (اشیا)	21.5	23.4	23.3	21.9	29.1
درآمدات (اشیا)	57.3	60.1	50.0	44.1	66.6
تجارتی توازن	-35.8	-36.6	-26.7	-22.2	-37.5
ترسیلاتِ زر	19.7	21.0	22.1	25.9	31.1
پاکستانی روپے/ڈالر کی شرح (سالانہ اوسط)	105.5	121.7	150.0	161.9	162.9
مالیاتی شعبہ			(فیصد)		
مالیاتی خسارہ (فیصد جی ڈی پی، مالی سال)	(5.8)	(6.5)	(9.1)	(8.1)	(7.1)
محاصل کی نمو (سال بسال)	20.3	(3.0)	12.3	10.1	17.5
اخراجات کی نمو (سال بسال)	17.0	6.0	18.9	9.4	12.5
زری شعبہ			(فیصد اور ٹریلین روپے)		
نجی شعبے کو قرضہ (سال بسال نمو)	14.2	19.1	5.2	4.7	20.3
حکومت کی میزانیہ قرض گیری	8.6	10.0	11.8	14.2	15.6
جدولی بینکوں سے قرض گیری	6.2	5.2	5.8	8.2	10.3
اسٹیٹ بینک سے قرض گیری	2.3	4.9	6.0	6.0	5.3

* تمام ڈیٹا تقویمی سال کے لحاظ سے ہے، ماسوائے اس کے جہاں وضاحت کی گئی ہو

ماخذ: وزارتِ خزانہ، پاکستان دفترِ شماریات اور اسٹیٹ بینک

2021ء کے دوران 18.3 فیصد شرح نمو سے مضبوط بحالی ملی جبکہ 2020ء میں یہ 10.9 فیصد سکڑ گئی تھی **(جدول 1.3، چارٹ 1.13)**۔[18] بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے بیشتر کلیدی ذیلی شعبوں نے گزشتہ چار سال کی نسبت 2021ء کے دوران قابل ذکر نمو دکھائی **(چارٹ 1.14)**۔ اس شعبے کی مضبوط بحالی کے اسباب میں مالی اور مالیاتی مہمیز **(چارٹ 1.16)**، لاک ڈاؤن کے دوران پست پیداوار کا اساسی اثر، رکی ہوئی طلب (pent-up) کا بحالی کے مرحلے کے دوران اثر، ٹی ای آر ایف اور طویل مدتی مالکاری سہولت (ایل ٹی ایف ایف) کے تحت تعمیراتی شعبے کا پیکیج اور پرکشش مالکاری شامل تھے۔

شعبہ خدمات کی بحالی کی راہ جن چیزوں نے ہموار کی اُن میں صنعت میں متحرک نمو اور زراعت میں معقول ترقی کے ساتھ ساتھ لاک ڈاؤن اور سفری پابندیوں کا خاتمہ شامل ہے۔ خدمات میں دو اہم ذیلی شعبوں تھوک اور خوردہ تجارت، اور ٹرانسپورٹ اور مواصلات میں مالی سال 21ء کے دوران بالترتیب 10.6 فیصد اور 5.1 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ (مالی سال 20ء میں ان میں بالترتیب منفی 5.3 فیصد اور منفی 9.0 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

نجی شعبے کے قرضوں کی بحالی کو توسیعی زری پالیسی اور نومالکاری اسکیموں نے مدد دی۔۔۔

مارچ تا جون 20ء کے دوران پالیسی ریٹ 13.25 فیصد سے کم کرکے 7 فیصد تک لانے کے بعد اسٹیٹ بینک نے پالیسی ریٹ ستمبر 21ء تک برقرار رکھا۔ چنانچہ مالی سال 21ء کے دوران نجی شعبے کے قرضوں میں اضافے کے عوامل یہ تھے: پالیسی ریٹ میں کمی کی شرح قرض گاری کو منتقلی **(چارٹ 1.15)** اور ساتھ ساتھ اسٹیٹ بینک کی نومالکاری اسکیمیں،

[18] ذیلی شعبوں تھوک فروخت اور خردہ تجارت اور ٹرانسپورٹ اور مواصلات میں مالی سال 21ء کے دوران نمو بالترتیب 10.6 فیصد (مالی سال 20ء: منفی 5.3) اور 5.1 فیصد (مالی سال 20ء: منفی 9.1 فیصد) ہوئی۔

چارٹ 1.13: بڑے پیمانے کی اشیاسازی کی شرحِ نمو (سال بسال)

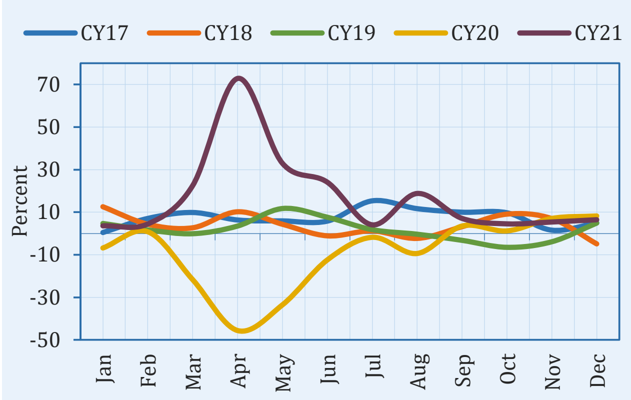

Source: PBS

خاص طور پر ٹی ای آر ایف[19]۔ خام مال کی بلند قیمتوں کی وجہ سے جاری سرمائے کے قرضوں کی طلب بھی بڑھ گئی۔ 2020ء کے دوران 4.7 فیصد کی سست شرح نمو کے بعد 2021ء کے دوران نجی شعبے کو قرضوں میں 20.3 فیصد کی عمدہ شرح سے اضافہ ہوا **(جدول 1.3)**۔ نجی شعبے کے قرضوں میں معقول اضافے میں اشیاسازی اور ذاتی قرضوں کا حصہ سب سے زیادہ تھا **(چارٹ 1.16)**۔

--- تاہم بیرونی شعبے کے دباؤ اور بڑھتی ہوئی ملکی قیمتوں نے اواخر 2021ء تک زری پالیسی کی توجہ استحکام کی طرف موڑ دی

معاشی سرگرمیوں کی بحالی اور اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافے کے رجحان کے ساتھ کرنٹ اکاؤنٹ بیلنس وسط 2021ء سے بڑھنا شروع ہوا، جس کے نتیجے میں 2021ء میں 12.3 ارب ڈالر خسارہ ہوا (2020ء میں 0.7 ارب ڈالر خسارہ ہوا تھا) **(چارٹ 1.18)**۔ بڑھتا ہوا عدم توازن (مئی 2021ء کے بعد سے) روپے اور امریکی ڈالر کی مساوات کے ردوبدل میں بھی ظاہر ہوا جس کی قدر میں آخر مئی تا آخر دسمبر 2021ء کے دوران 13.7 فیصد کمی واقع ہوئی **(چارٹ 1.20)**۔ دریں اثنا، اجناس کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں نے نہ صرف بیرونی کھاتے میں خرابی پیدا کی بلکہ ان کے نتیجے میں اگست 2021ء سے ملکی عمومی اور قوزی مہنگائی کی شرح بھی بڑھی **(چارٹ 1.17)**۔ ان تبدیلیوں کے جواب میں اسٹیٹ بینک نے اپنا زری پالیسی موقف از سر نو ترتیب دیا تاکہ کُلّی معیشت اور مالی استحکام کے لیے ابھرتے ہوئے خطرات پر قابو پانے کی خاطر زری پالیسی اور کُلّی معیشت کے دانشمندانہ اقدامات کیے جا سکیں۔ اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ میں 20 ستمبر 2021ء سے تین قسطوں میں مجموعی طور پر 275 بی پی ایس اضافہ کیا گیا چنانچہ وہ 2021ء کے اختتام تک 9.75 فیصد تک پہنچ گیا **(چارٹ 1.15** اور **باکس 3.3)**۔[20]

چارٹ 1.14: بڑے پیمانے کی اشیاسازی کے اہم شعبوں کی شرحِ نمو

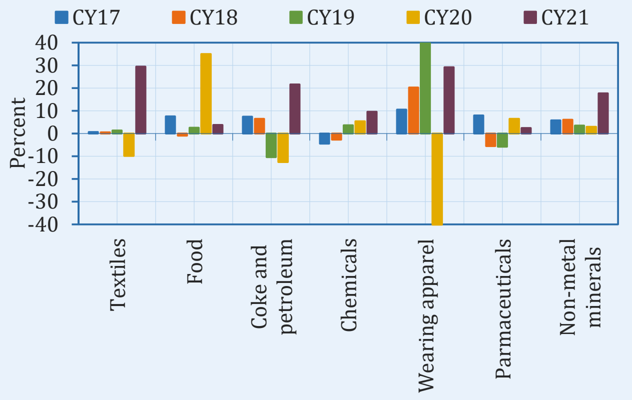

Source: PBS

عمومی مہنگائی رسدی عوامل کے باعث کسی حد تک متغیر اور بلند سطح پر رہی ---

صارف اشاریہ قیمت اوسط مہنگائی 2021ء میں 9.50 فیصد درج کی گئی، جو 2020ء کی 9.53 فیصد کے تقریباً برابر ہے **(جدول 1.3)**۔ دوران سال ان عوامل سے مہنگائی بلند رہی: سب سے پہلے فروری 2021ء میں بنیادی نرخوں میں اضافے، استعداد کی ادائیگیوں کی سہ ماہی ایڈجسٹمنٹ اور فیول چارج ایڈجسٹمنٹ کی وجہ سے بجلی کی قیمتوں میں اضافہ کیا گیا۔ دوسرا، غیر تلف پذیر غذائی اشیا (گندم اور شکر) کی مہنگائی **(چارٹ 1.17)** جس کا سبب یہ ہے کہ کووڈ کی وجہ سے جو رسدی رکاوٹیں پیدا ہوئیں ان سے اجناس کے انتظامی مسائل نے جنم لیا اور غذائی اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافہ ہوا **(چارٹ 1.5)**۔

چارٹ 1.15: شرحِ سود

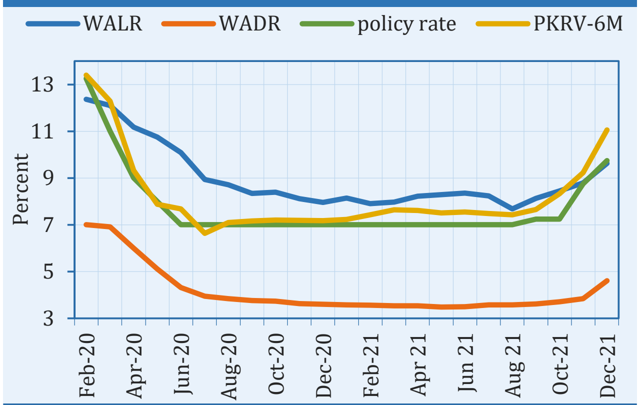

Source: SBP

تیسری بات یہ ہے کہ تیل کی قیمتوں میں عالمی سطح پر وقفے وقفے سے تاہم مسلسل اضافہ ہوا۔ اپریل 2020ء میں 21 ڈالر فی بیرل تھیں جو بڑھ کر 2021ء کے آخر میں 80 ڈالر فی بیرل سے بھی زیادہ ہو گئیں۔ عالمی قیمتوں میں اضافے کے بعد ایندھن ملکی قیمتوں میں

[19] ٹی ای آر ایف کے تحت کُل منظور شدہ قرضے اور جاری کردہ قرضے 2021ء کے اختتام پر بالترتیب 436 ارب روپے اور 269 ارب روپے تھے۔

[20] جائزے کی مدت کے بعد مئی 2022ء تک پالیسی ریٹ مجموعی طور پر 400 بی پی ایس اضافے سے 13.75 فیصد کر دیا گیا۔

چارٹ 1.16: نجی شعبے کو قرضہ

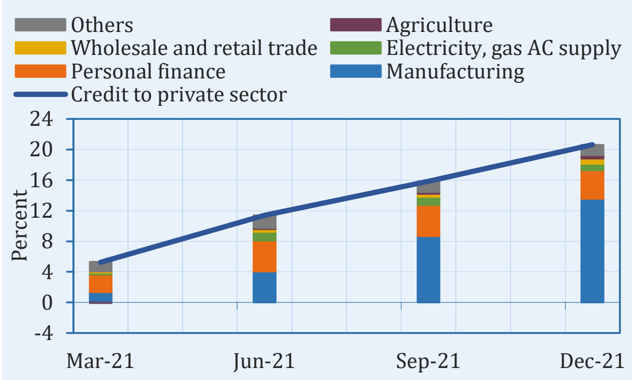

Source: SBP

بھی اضافہ دیکھا گیا جس سے مہنگائی اور مہنگائی کی توقعات بڑھیں۔ آخری بات یہ کہ مئی تا دسمبر 2021ء کے دوران ملکی کرنسی کی 13.7 فیصد کمی نے بھی ملکی مہنگائی بڑھانے میں اپنا کردار ادا کیا۔[21]

--- جس کے بعد قوزی مہنگائی بھی آخر 2021ء تک بڑھ گئی

عمومی مہنگائی پر خاصے دباؤ کے باوجود قوزی مہنگائی 2021ء کے پہلے نو ماہ کے دوران تقریباً 6.9 فیصد پر بڑی حد تک مستحکم رہی۔[22] تاہم، سال ختم ہوتے ہوتے قوزی مہنگائی میں بتدریج اضافے کا رجحان دیکھا گیا، جو آخری چار مہینوں میں 7.4 فیصد تک پہنچ گئی۔

درآمدات مسلسل بڑھنے سے کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ تیزی سے بڑھ گیا ---

جہاں تک توازنِ ادائیگی کا تعلق ہے تو 2020ء کی چوتھی سہ ماہی سے مسلسل بگڑتے ہوئے تجارتی توازن کے نتیجے میں کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ بڑھ گیا (**چارٹ 1.18** اور **جدول 1.3**)۔ برآمدات اور ترسیلات زر میں 2021ء کے دوران بالترتیب 32.5 فیصد اور 19.8 فیصد اضافہ ہوا تاہم یہ عمدہ کارکردگی درآمدات 50.9 فیصد بڑھنے سے متاثر ہوئی جس کی وضاحت درج ذیل عوامل سے کی جاسکتی ہے۔ اوّل، کووڈ پابندیوں میں نرمی کے بعد ملکی معاشی سرگرمیوں میں مستحکم بحالی کی بنا پر درآمدی طلب میں اضافہ ہوا۔ دوم، ٹی ای آر ایف کے تحت قرضوں کے اجرا سے اشیائے سرمایہ کی درآمدات میں اضافہ ہوا، خاص طور پر ٹیکسٹائل کے شعبے میں۔ سوم، صنعتی خام مال جیسے کپاس کی درآمد تاکہ خام مال کی طلب اور رسد کا فرق پورا کیا جاسکے۔ چہارم، کووڈ ویکسین کی درآمد۔ اور آخر میں، گندم اور چینی جیسی اہم اور غیر تلف پذیر غذائی اشیا کی درآمد جس نے درآمدی اخراجات بڑھانے میں حصہ ڈالا۔ اس کے ساتھ ساتھ تیل اور خوراک جیسی اشیا کے بڑھتے ہوئے حجم کے علاوہ عالمی رسدی زنجیر میں توقع سے زیادہ طویل رکاوٹوں کی وجہ سے بھی ان کی بین الاقوامی قیمتیں بلند ہوئیں اور اس طرح ملکی درآمدی اخراجات میں اضافہ ہوا۔

[21] روپے کی قدر میں کمی کو مدت کی آخری تاریخ پر 'مارک ٹو مارکیٹ ریٹ' استعمال کرکے ناپا گیا ہے۔

[22] یہ پیمائش دیہی اور شہری غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی کی شرحوں کی اوسط سے کی گئی۔

چارٹ 1.17: صارف اشاریہ قیمت مہنگائی، اس کے اہم اجزا اور قوزی مہنگائی

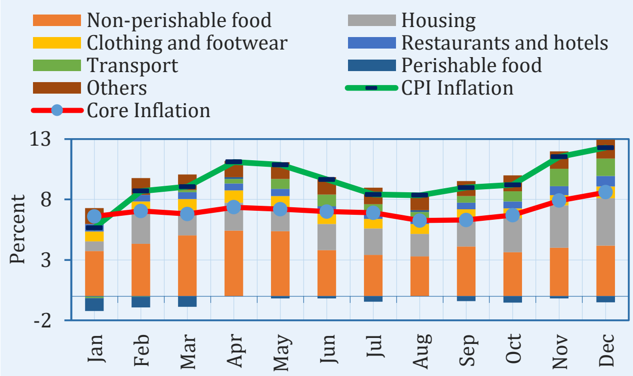

Source: SBP

--- جس سے روپے پر دباؤ پڑا

بیرونی عدم توازن کا نتیجہ کرنسی کی مساوات (stress) پر بھی پڑا۔ ابتدائی چار ماہ کے دوران روپے کی قدر میں 5 فیصد اضافے کے بعد 2021ء کے آخری آٹھ ماہ کے دوران روپے کی قدر میں 13.7 فیصد کمی واقع ہوئی۔ مجموعی طور پر 2021ء میں روپے کی قدر میں 9.4 فیصد کمی ہوئی (**چارٹ 1.20** اور **باب 2**)۔

چنانچہ درآمدات اور مہنگائی پر قابو پانے کے پالیسی اقدامات کیے گئے ---

عالمی مہنگائی کے ماحول میں کرنٹ اکاؤنٹ اور ملکی قیمتوں پر دباؤ کا مقابلہ کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے زری اقدامات کے ساتھ ساتھ بڑے پیمانے کے محتاطیہ پالیسی اقدامات کیے۔ سب سے پہلے اسٹیٹ بینک کا پالیسی ریٹ ستمبر سے دسمبر 2021ء تک مجموعی طور پر 275 بی پی ایس بڑھایا گیا اور پھر اپریل اور مئی 2022ء میں 250 بی پی ایس اور 150 بی پی ایس کا اضافہ کیا گیا، جس سے مجموعی طور پر 675 بی پی ایس کا اضافہ ہوا۔ دوسرا، مطلوبہ نقدِ محفوظ (سی آر آر) 5 فیصد سے بڑھا کر 6 فیصد کردیا گیا۔ تیسرا، صارفی مالکاری میں اضافے کو روکنے کے لیے محتاطیہ ضوابط میں ترامیم جیسے اقدامات کیے گئے۔[23] آخر میں، غیر ضروری اشیا کی درآمدات روکنے کے لیے کیش مارجن کی شرائط (سی ایم آر) کے ماتحت اشیا کی فہرست میں اضافہ کرکے ان شرائط میں اضافہ کیا گیا۔

--- جبکہ کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ بڑھنے کے باوجود زرمبادلہ کے ذخائر میں کثیر جہتی ، دو طرفہ اور نجی رقوم کی دستیابی سے اضافہ ہوا

سال کی پہلی ششماہی کے دوران سرکاری اور نجی رقوم کی آمد کی وجہ سے زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافہ ہوا۔ پاکستان کو اپریل 2021ء میں یوروبانڈز کی مد میں 2.5 ارب ڈالر ملے۔ اِسی مہینے آئی ایم ایف توسیعی فنڈ سہولت (ای ایف ایف) کی بحالی پر 0.5 ارب ڈالر، جولائی 2021ء میں براستہ ٹیپ آپشن یوروبانڈز کے ذریعے ایک ارب ڈالر اور اگست 2021ء میں آئی ایم ایف کی جانب سے 2.8 ارب ڈالر اسپیشل ڈرائنگ رائٹ (ایس ڈی

[23] بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 29 برائے 2021ء

چارٹ 1.18: جاری کھاتے کی رقم

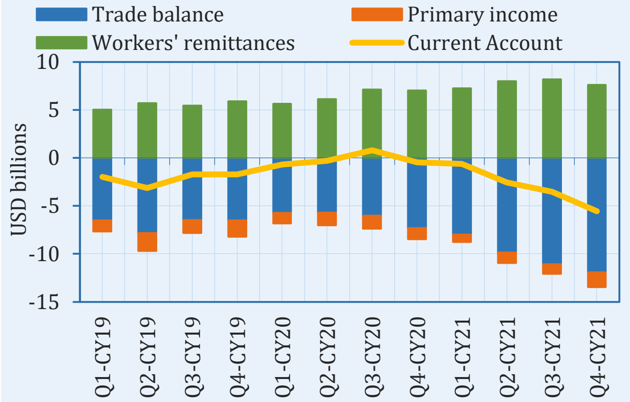

Source: SBP

آر) مختص کیے گئے۔ ان رقوم نے اگست 2021ء تک اسٹیٹ بینک کے سیال ذخائر کو سہارا دیا۔ تاہم اس کے بعد کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ بڑھنے اور صکوک کی ادائیگی کے نتیجے میں زرِ مبادلہ ذخائر میں کمی واقع ہوئی (**چارٹ 1.20**)۔ دسمبر 2021ء کے دوران سعودی عرب سے 3.0 ارب ڈالر کے دوطرفہ ڈپازٹس نے بھی زرمبادلہ ذخائر کو سہارا دیا۔ مزید برآں 2021ء کے دوران روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹس (آر ڈی اے) کے ذریعے 'نیا پاکستان سرٹیفیکیٹ' میں 2.0 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری آئی۔ مجموعی طور پر مالی 2021ء کے دوران اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ ذخائر میں 4.26 ارب ڈالر اضافہ ہوا۔

چارٹ 1.19: بین الاقوامی تجارتی بہاؤ اور تجارتی خسارہ

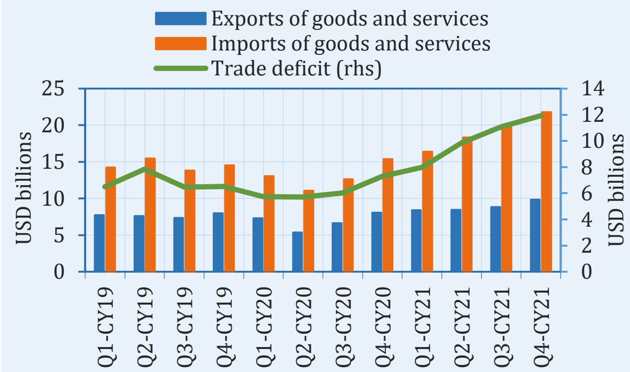

Source: SBP

مالیاتی یکجائی سے خسارہ بلحاظ جی ڈی پی کم ہوگیا ---

کووڈ سے متعلق غیر معمولی اخراجات کے بعد 2020ء کی دوسری سہ ماہی میں شروع ہونے والی مالیاتی یکجائی سے مالیاتی خسارے میں کمی جاری رہی۔ چنانچہ 2021ء میں مالیاتی خسارہ بلحاظ جی ڈی پی 7.1 فیصد تک لانے میں مدد ملی جو ایک سال قبل 8.1 فیصد تھا۔ ایف بی آر کے ٹیکس محصولات میں اضافے اور غیر سودی کرنٹ اخراجات میں کمی نے

چارٹ 1.20: شرحِ مبادلہ اور زرِمبادلہ کے ذخائر

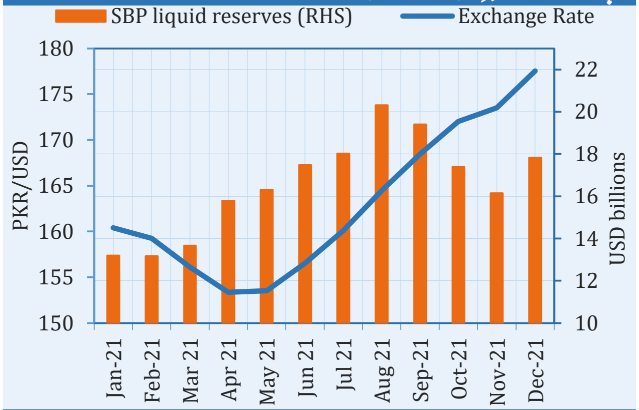

Source: SBP

حکومت کو خسارہ کم کرنے کے قابل بنایا حالانکہ نقد رقم کی منتقلی اور وبا سے متاثرہ ای ایس پی پر اضافی اخراجات ہوئے تھے (**چارٹ 1.21**)۔

چارٹ 1.21: مالیاتی خسارہ اور مالکاری

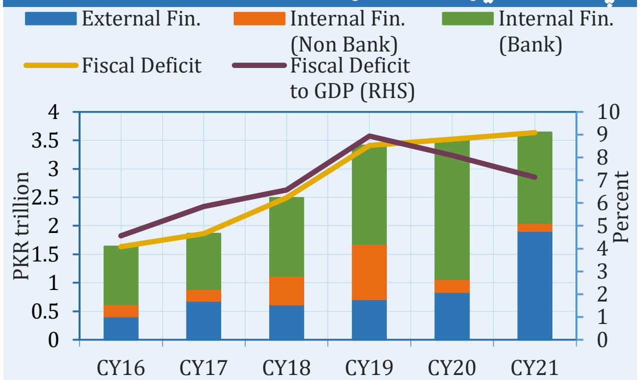

Fiscal Deficit to GDP ratio is based on FY basis
Source: SBP

تقویمی سال کی بنیاد پر اور مطلق طور پر مالیاتی خسارہ 2021ء کے دوران 3.3 فیصد (2020ء: 3.2 فیصد) بڑھ کر 3.6 ٹریلین روپے تک پہنچ گیا۔ اس مالیاتی خسارے کا بڑا حصہ (52.5 فیصد) کثیر جہتی اور نجی بہاؤ کی شکل میں بیرونی قرضے سے پورا کیا گیا جیسا کہ پہلے ذکر آیا۔ حکومت نے بھی اسٹیٹ بینک سے نئے میزانی قرضے نہ لینے کی پابندی پر عمل کیا، تاہم مجموعی میزانی خسارے کو جدولی بینکوں اور غیر بینک مالی اداروں نے بالترتیب 43.6 فیصد اور 3.9 فیصد پورا کیا۔

بینکوں کا خطرۂ قرض کم ہوا جبکہ نفع یابی اور ادائیگیٔ قرض کی صلاحیت بدستور مستحکم رہی ---

بینکاری شعبہ لچکدار اور مستحکم رہا۔ اثاثوں کے معیار میں بہتری آئی کیونکہ 2020ء کے اختتام پر مجموعی غیر فعال قرضوں کا جو تناسب 9.2 فیصد تھا وہ 2021ء کے اختتام پر کم ہو

کر 7.9 فیصد رہ گیا۔ اگرچہ شرحِ کفایتِ سرمایہ (سی اے آر) ایک سال قبل کی 18.6 فیصد سے گر کر 16.7 فیصد رہ گئی، تاہم یہ 11.5 فیصد کی کم از کم ضوابطی ضرورت سے اب بھی کافی اوپر ہے (**چارٹ 1.22**)۔ شرحِ کفایتِ سرمایہ میں یہ کمی نجی شعبے کے قرضوں میں نمایاں توسیع کی بنا پر بہ وزن خطرہ اثاثوں میں اضافے سے ہوئی (**چارٹ 1.16**)۔

چارٹ 1.22: بینکوں کی نفع یابی اور ادائیگی قرض کی صلاحیت

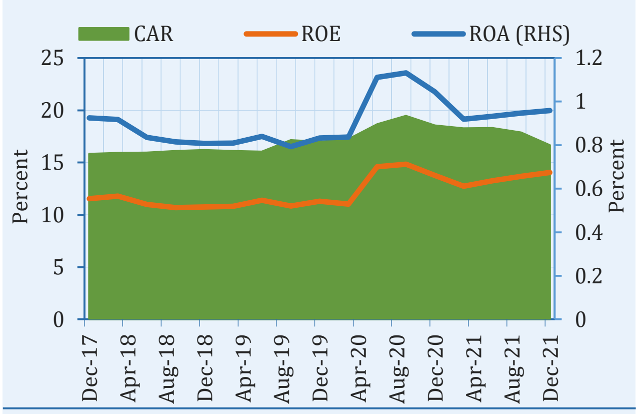

Source: SBP

بینکوں کا بعد از ٹیکس منافع 2021ء میں سال بہ سال 8.19 فیصد اضافے کے ساتھ 264 ارب روپے تک پہنچ گیا جس کی بنیادی وجہ تموین کے اخراجات میں کمی اور غیر سودی آمدنی میں اضافہ ہے۔ بینکاری صنعت کا اثاثہ جات پر منافع 2021ء کے اختتام پر واجبی سا گھٹ کر 0.96 فیصد رہ گیا جو ایک سال قبل 1.04 فیصد تھا۔ اس کمی کی وجہ آمدنی کے حجم میں اضافہ تھا کیونکہ سال کے بیشتر حصے کے دوران کم شرح سود کا ماحول رہا (**چارٹ 1.15** اور **باب 3**)۔

مستقبل میں ملکی اقتصادی حالات سیاسی استحکام اور اجناس کی عالمی قیمتوں پر منحصر ہوں گے---

چونکہ کووڈ-19 کی ویکسین کے خلاف مزاحم وائرس کی نئی اقسام کی آمد کے امکانات کم ہیں، اس لیے مستقبل قریب میں ملکی کلّی اقتصادی حالات دو چیزوں پر منحصر ہوں گے: ملکی سیاسی استحکام اور اجناس کی عالمی قیمتیں۔ خاص طور پر مشرقی یورپ میں رسدی زنجیر میں تعطل اور جغرافیائی سیاسی صورتحال کے تناظر میں۔ اس کے علاوہ، ملکی سیاسی منظرنامے کا ارتقا استحکام کے جاری پروگرام کے تسلسل پر اور ساتھ ساتھ سرمایہ کاروں کے احساسات پر بھی اثر ڈال سکتا ہے۔